2۔مرزا غالب کے عادات و خصائل

مولانا الطاف حسین حالی

(1837ء۔۔۔۔1914ء)

ابتدائی حالات:

الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کے اجداد غیا ثالدین بلعبن کے زمانے میں ہندوستان آئے۔ نو برس کے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ بھائیوں نے پرورش کی۔ تعلیم کی تکمیل دہلی کے عالموں کی صحبت میں ہوئی۔ غالب اور شیفتہ کی صحبت سے بطور خاص فیض یاب ہوئے۔ سرسید سے بھی تعلق خاطر قائم ہوا۔ شیفتہ اور غالب کے انتقال کے بعد لاہور آئے اور یہاں پنجاب بک ڈپو میں ملازمت کرلی۔ یہی دورے انگریزی ادبیات سے متعارف ہوئے۔جدید طرز کی نظمیں لکھیں اور اردو شاعری کی اصلاح اہ کا بیڑا اٹھایا۔ 1887ء میں سرکاری حیدرآباد سے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہوگیا تو ملازمت ترک کرکے باقی عمر تصنیف و تالیف میں بسر کر دی۔

اسلوب بیان:

حالی کے اسلوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعانگاری ہے۔ حالی کی غرض، اپنے مضمون کو ادا کرنے اور متعلق وضاحت سے پیش کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔یج اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہربات کو سنجیدگی اور اقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تخلیل اور جذبات سے دور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قارئین تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رشید احمد صدیقی نے، حالی کے نثری اسلوب کو، اردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

تصانیف:

وہ سونح نگار، مضمون نگار اور نقاد ہیں۔ سرسید کے قریبی اور بااعتماد ساتھیوں میں تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں "حیات جاوید"، "حیات سعدی"، "مقدمہ شعر و شاعری" اور مدو جزر اسلام" شامل ہیں۔ آخر الذکر کتاب" مسدس حالی" کے نام سے بے حد مقبول ہوئی۔ مقدمہ شعر و شاعری (جو دراصل ان کے دیوان کا طویل دیباچہ ہے) جدید اردو تنقید کا نقطہ آغاز ہے۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اشتیاق	شوق	بایں ہمہ	اس سب کے باوجود
بساط	طاقت	بیرنگ	بغیر ٹکٹ کے
جامعہ دار	پھول اور چھینٹ	چرٹ	رَتھ
حفظِ وضع	وضع داری کی حفاظت	حیوانِ ظریف	ہنسی مذاق کرنے والا جانور
سوغات	تحفہ	سقیم	خرابی

ظرافت	ہنسی مذاق	عمائد	معززین
فرغل	روئی والا لمبا کوٹ	فواکہ	پھل
قلیل	کم	کشادہ پیشانی	ہنس مکھ
مالیدہ	ایک قیمتی کپڑا	ناقل	نقل کرنے والا
ندامت	شرمندگی	یگانگت	ایک ہونا

سبق کا خلاصہ

مرزا غالب کے عاداب و خصائل میں مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے اخلاق و عادات بیان کئے ہیں مرزا غالب ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ وہ جتنے اچھے اور اعلی شاعر تھے اتنے ہی نفیس اور ہردلعزیز انسان تھے اور اعلی اخلاق کے مالک تھے۔ ہر وہ شخص جو غالب سے ملتا غالب کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا ہے اور ایک ملاقات کے بعد اس کے دل میں دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی ہے۔ غالب دوستوں کو دیکھتے تو کھل اٹھتے انہیں ایسی خوشی حاصل ہوتی تو ناقابل بیان ہوتی۔ غالب کے حلقہ احباب میں بلاتفریق مذہب وملت ہندوستان کے دوست شامل تھے اور غالب کے خطوط میں ان کے لئے محبتیں تھیں اور وہ ان کی جانب سے لکھے گئے ہر خط کا جواب دینا ضروری سمجھتے تھے یہاں تک کہ اگر غالب بیمار ہوتے تب بھی وہ ان کی طرف

سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ نہ پڑتے غزلوں کی اصلاح فرماتے اور دوستوں کی فرمائشوں کو پورا کردیتے بیرنگ خط کا کبھی برا نہیں مناتے لیکن اگر کوئی دوست خط میں ڈاک کے ٹکٹ رک کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے۔

حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب حددرجہ مروت و لحاظ کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اخیر عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت خراب رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت اور رعایت کا مظاہرہ کرتے دے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درستگی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہرگز واپس نہ فرماتے خواں آپ کی طبیعت بگڑی ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا دوست احباب کو کبھی مایوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لیٹے لیٹے بھی آثار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھی۔ لیلن اب بھی جاتی رہی اور ہاتھ ریشے کے باعث صحیح طور پر لکھنے کے قابل نہیں۔

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاح کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہوگا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے پر تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت میں آپ سے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ غرض کیا"پیرو مرشد ایک نہیں رکھا"۔

مرزا صاحب کو عام بہت پسند ہے۔ ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہر شخص ان کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا۔ مرزا صاحب کی باری آئی تو وہ کہنے لگے امی صرف دو باتیں ہونی چاہیے میٹھا ہو اور بہت ہوں، اب بات پر سب حاضرین ہنس پڑے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس 1:

وہ شخص جو ان سے ملنے جاتا تھا بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غمگین ہو جاتے تھے۔ اس لئے ان کے دوست، ہر مذہب اور ملت کے، نہ صرف دلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھی ہیں، ان کے ایک ارب سے مہر و محبت، غم خواری و یگانگت ٹپکتی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کو جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا اور طرح طرح کی، فرمائشیں ان کے بعد خالصو مخلص دوست کرتے تھے اور وہ ان کی تکمیل کرتے تھے۔ لوگ ان کو اکثر بیرنگ خط بھیجتے تھے، مگر ان کو کبھی ناگوار نہیں گزرتا تھا۔ اگر کوئی شخص لفافے میں ٹکٹ ٹکٹ کر بھیجتا تو سخت شکایت کرتے تھے۔

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: کشادہ پیشانی: ہنس مکھ۔ اشتیاق: شوق۔ یگانگت: ایک ہونا۔ باغ باغ ہونا: بہت خوش ہونا۔ مہر و محبت: پیار محبت۔ غم خواری: ہمدردی۔ بیرنگ: بغیر ٹکٹ کے

سیاق و سباق: حالی کے اسلوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعانگاری ہے۔ ان کی نثر کی تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور اقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تخلیق اور جذبات سے دور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالی کی نثری اسلوب کو، اردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب "یادگار غالب" سے لیا گیا ہے اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل وہ شاعر جو اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معاملات زندگی پر گہری نظر ڈالی گئی ہے اس سبق میں غالب کے اخلاق، ان کی عادات ان کے محاسن کا جائزہ لیا ہے۔ اور دوستوں کے ساتھ غالب کئی رویے کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے۔

تشریح:

زیر نظر اقتباس میں غالب کے اس رویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے جو غالب کو دوستوں کا دوست ثابت کرتا ہے اور غالب کے اخلاق اور کردار کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر وہ شخص جو غالب سے ملتا غالب کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا ہے اور ایک ملاقات کے بعد اس کے دل میں دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی ہے۔ غالب

دوستوں کو دیکھتے تو کھل اٹھتے انہیں ایسی خوشی حاصل ہوتی جو ناقابل بیان ہوتی۔ خالد کے حلقہ احباب میں بلا تفریقمذہب و ملت امام ہندوستان کے دوست شامل تھے اور غالب کے خطوط میں ان کے لیے محبت کرتی تھی اور وہ ان کی جانب سے لکھے گئے ہر خط کا جواب دینا ضروری سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر غالب بیمار ہوتے تب بھی وہ ان کی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ نہ پڑتے۔ غزلوں کی اصلاح فرماتے اور دوستوں کی فرمائشوں کو پورا کر دیتے بیرنگ خط کا کبھی برا نہیں مناتے لیکن اگر کوئی دوست ختم ڈاککٹر کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے تھے۔

اقتباس نمبر:2 ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تھا تو قلعے بادشاہ نے پوچھا، "مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ؟ غرض کیا: پیرومرشد ایک نہیں رکھا ایک دن نواب مصطفی خان کے مکان پر ملنے کو آئے ان کے آگے چھتا تاریک تھا تھا جب چھتیں سے گزر کر دیوان خانے کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کو لینے کے لیے کھڑے تھے۔

مرزا نے ان کو دیکھ کر یہ مصرع پڑھا کہ :

آب چشمہ حیوان درون تاریکیت

مصنف کا نام : مولانا الطاف حسین حالیؒ

سبق کا عنوان : مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت : ظرافت مزاج : خوش طبع۔ حیوان ناطق : بولنے والا جانور حیوان ظریف : مزاح کرنے والا انسان پیرو مرشد : بزرگ رہنما۔ دیوان خانہ :: بیٹھک درون : اندر میں تاریکیت : اندھیرا

سیاق و سباق:

مولانا الطاف حسین حالی نے اردو ادب میں معیاری اسلوب نثر کے شاندار شاہکار تخلیق کیے ہیں۔ اپنے خیالات اور حقائق کو دل کش، سادہ اور مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اپنی بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے معیار پر رکھتے ہوئے اپنے خیالات قاری تک پہنچاتے ہیں۔ یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب "یادگار غالب" سے لیا گیا اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ جب مرزا غالب نواب مصطفی خان کے مکان کے دیوان خانے میں پہنچے تو مشرق کی طرف رخ ہونے کے سبب وہاں دھوپ موجود تھی۔ مرزا نے برجستہ کہا" ایں خانہ ہمہ آفتاب است"۔

تشریح:

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاح کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہوگا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے ان کے قلعے تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے

رکھے ہیں؟ عرض کیا "پیرومرشد ایک نہیں رکھا"۔ پھر ایک دن آپ کو اپنے ایک خاص دوست نواب مصطفی خان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ نواب مصطفی خان کے گھر کا اگلا چھتا تاریک تھا۔ جب آپ چھتے سے گزر کر نشت گاہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے استقبال کے لئے پہلے ہی کھڑے تھے۔ مرزا صاحب نے فوراً ان کو دیکھ کر فارسی زبان میں پڑھا یعنی آب حیات کا چشمہ تو تاریکی کے اندر ہے۔

آب چسمہ حیوان درونِ تاریکیت

یعنی آب حیات اندھیرے میں ہے

Page 5 / 5

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مرزا غالب کیسے انسان تھے؟

جواب۔ مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جوان سے ملنے جاتا تھا۔ وہ نہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔

(ب) دوستوں کو دیکھ کر مرزا غالب کی حالت کیا ہوتی تھی؟

جواب۔ مرزا غالب سوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہوجاتے تھے۔ مرزا دوستوں کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین ہوتے تھے۔

(ج) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب۔ مرزا کو دِلی سے بلکہ پورے ہندوستان سے خط آتے تھے۔ کیونکہ پورے ہندوستان میں ان کے ہر مذہب اور ہر ملت کے بے شمار دوست موجود تھے۔

(د) اکثر لوگ مرزا غالب کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟

جواب۔ مرزا کو اکثر لوگ بیرنگ خط بھیجتے تھے مگر ان کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔

(ہ) سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی، مگر حوصلہ افزاء تھا۔ سائل ان کے دروزے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ اُن کے مکان کے آگے اندھے، لوبے اور اپاہج مرد اور عورتیں پڑے رہتے تھے۔

(و) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ مرزا غالب اپنے دوستوں کے ساتھ جو گردِش روزگار سے بگڑ گئے تھے، نہایت شریفانہ طور سے سلوک کرتے تھے۔

(ز) مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب۔ مرزا غالب کے مزاج کی ظرافت اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حیوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔

(ح) مرزا غالب کو کون سا پھل پسند تھا؟

جواب۔ مرزا غالب کو عام بہت پسند تھا۔

(ط) سبق "مرزا غالب کے عادات وخصائل" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب۔ یہ سبق "یادگارِ غالب" سے لیا گیا ہے۔

(ی) سبق "مرزا غالب کے عادات وخصائل" کے مصنف کون ہیں؟

جواب۔ اس سبق کے مصنف "مولانا الطاف حسین حالی" ہیں.

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کے اپنے جملوںمیں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے
کشادہ پیشانی	کھلے دل سے، خوش اخلاقی سے	غالب اپنے دوستوں سے کشادہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	ماں اپنے گمشدہ بچے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی۔
مخلص	وفادار	اسلم میرا بڑا مخلص دوست ہے۔
گردش روزگار	زمانے کا چکر، بد قسمتی	مرزا اپنے گردش روزگار سے بگڑے ہوے دوستوں سے نہایت شریفانہ طور سے پیش آتے تھے۔
سیر ہوجانا	جی بھر جانا	مرزا کی طبیعت کبھی بھی آم کھانے سے سیر نہیں ہوتی تھی۔
زمین میں گڑجانا	شرمندہ ہونا	محسن اپنے فیل ہونے کی خبر سن کر زمین میں گڑھا جارہا تھا۔

3۔ مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کریں۔

جواب۔ (الف) مرزا غالب کے اخلاق انتہائی وسیع تھے۔

(ب) دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔

(ج) خدداری اور حفظِ وضع کو وہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔

(د) فواکہ میں آم ان کو بہت مرغوب تھا۔

(ہ) مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔

4۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشاندہی کریں۔

جواب۔ (1) مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے۔

(الف) اخلاق (ب) افکار

(ج) خصائل (د) کردار

(2) مرزا غالب دوستوں کی کن باتوں سے کبھی تنگ نہ ہوتے تھے؟

(الف) بُری باتوں سے (ب) زیادہ باتوں سے

(ج) فرمائشوں سے (د) حرکتوں سے

(3) لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے:

(الف) محبت بھرے (ب) دُکھ بھرے

(ج) بیرنگ (د) طویل

(4) مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا:

(الف) جودوسخا (ب) اخلاص

(ج) مروّت و لحاظ (د) صبر

(5) ایک صحبت میں مرزا غالب کس کی تعریف کر رہے تھے:

(الف) ذوق کی (ب) مومن کی

(ج) نہادر شاہ ظفر کی (د) میر تقی میر کی

(6) کس نے سودہ کو میر پر ترجیح دی؟

(الف) ذوق نے (ب) غالب نے

(ج) مومن نے (د) شیفتہ نے

(7) فواکہ میں غالب کو بہت مرغوب تھا:

(الف) خربوزہ (ب) تربوزہ

(ج) آم (د) آڑو

جواب۔

1	2	3	4	5	6	7
الف	ج	ج	ج	د	الف	ج

5۔ اعراب لگا کر تلفظ واضع کریں۔

جواب۔ اَخلَاق، مُروّت، اَصلَاح، وَضَع، عَمَائِد

6۔ کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
اخلاق	ملت	وسیع
خوشی	لحاظ	غم
مذہب	وسیع	ملت
مروت	نکٹ	لحاظ
بیرنگ	حیوانِ ظریف	نکٹ
حیوانِ ناطق	غم	حیوانِ ظریف

7۔ مذکر اور موث الفاظ الگ الگ کر کے لکھیں۔

جواب۔ غم، خوشی، خط، مذہب، ملت، حرف، غزل، مروت، لحاظ، نکٹ، حوصلہ، وضع، جاڑا، ظرافت

مذکر الفاظ: خط، غم، مذہب، حرف، حوصلہ، لحاظ، نکٹ، جاڑا۔

موئنث الفاظ: خوشی، ملت، غزل، مروت، وضع، ظرافت۔

8۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: مروت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔ بادجودیکہ اخیر عمر میں وہ اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے۔ بایں ہمہ کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ ایک صاحب کو لکھتے ہیں: "جہاں تک ہوسکا، احباب کی خدمت بجالایا اور اوراقِ اشعار دیکھتا تھا۔ اب نہ آنکھ سے اچھی طرح سُوجھے اور نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔"

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالیؔ

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات وخصائل

حل لغت: مروت: لحاظ، بدرجہ غایت: انتہائی درجہ، بایں ہمہ: اس کے ناوجود، احباب: حبیب کی جمع، سوجھے: دکھائی دے۔

سیاق و سباق:

مصنف نے اس سبق میں غالب کے اخلاق، ابکی عادت، انکے محاسن کا جائزہ لیا ہے اور دوستوں کے ساتھ غالب کے رویے کو خاص طور پر اُجاگر کیا گیا ہے۔ حالیؔ کے اسلوبِ بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعانگار رہے۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عاقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تخلیل اور جذبات سے دُور رہتے ہوئے اپنے خیالات و حقائق کو قاری تک پہنچانے کی لوشش کرتے ہیں۔ حلی کے نثری اسلوب کو، اُردو نسب کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

یہ مضمون مولانا حلی کی تحریر کردہ کتاب "یادگارِ غالب" سے لیا گیا اور اس سبق میں اُردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اُردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے۔

تشریح:

زیرِ نظر اقتباس میں حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غالب حددرجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے۔ اخیر عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضحمل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت و رعایت کا مظاہرہ کرتے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درستگی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہرگز واپس نہ فرماتے خواہ آپ کی طبیعت بگڑی ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہوسکا دوست احباب کو کبھی نایوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لیٹے لیٹے بھی اشعار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھے۔ لیکن اب بینائی جاتی رہی اور ہاتھ ریشے کے باعث لکھنے کے قابل نہیں۔